ازعدالت عظمی

کلیکٹر آف سینٹرل ایکسائز، بروڈا

بنام

ایم/ایس کوٹسپون لمیٹڈ

23 ستمبر 1999

[ایس پی بھروچا، بی این کرپال، وی این کھرے،
ایس ایس محمد قادری اور ڈی پی مہاپترا، جسٹسز]

محصولات کے قوانین:

سنٹرل ایکسائز قواعد، :1944

قواعد 10 اور 173 بی—محصول ڈیوٹی—محصول—سامان کی درجہ بندی—مرکزی محصول حکام کی طرف سے منظور شدہ درجہ بندی کی فہرست—اس کے بعد کی دوبارہ درجہ بندی—تفریق ڈیوٹی کا مطالبہ پچھلی تاریخ سے—کی توثیق، منظور شدہ درجہ بندی کی فہرست کی بنیاد پر ڈیوٹی کا محصول مختصر محصول نہیں ہے اور تفریق ڈیوٹی کی وصولی نہیں کی جا سکتی—منظور شدہ درجہ بندی کی فہرست کی بنیاد پر ڈیوٹی کا محصول اس وقت تک درست محصول ہے جب تک کہ منظوری کی درستگی پر سوال اٹھاتے ہوئے وجہ بتاؤ نوٹس جاری نہیں کیا جاتا—صرف اس صورت میں جب منظوری کی درستگی کو چیلنج کیا جاتا ہے، منظور شدہ درجہ بندی اس طرح ختم ہو جاتی ہے۔

این ای ایس دھاگے کی تیاری میں مصروف مدعا—محاسبہ کار نے درجہ بندی کی فہرستیں دائر کیں جنھیں سنٹرل ایکسائز رولز 1944 کے رول 173—بی توضیعات کے تحت منظور کیا گیا تھا۔ اس کے بعد، ایکسائز حکام نے تخمینہ کاری کو دوبارہ کھولنے کے لیے شوکاز نوٹس جاری کیے۔ تفریق ڈیوٹی کا مطالبہ کیا گیا۔ مدعا علیہ—محاسبہ کار نے دعوی کیا کہ صحیح طریقے سے درجہ بند اور منظور شدہ سامان کو دوبارہ نہیں کھولا جا سکا اور اس وجہ سے تفریق ڈیوٹی کا مطالبہ نہیں اٹھایا جا سکا۔ مذکورہ دلیل کو اسسٹنٹ کلکٹر نے برقرار رکھا۔ تاہم، اپیل پر، اپیلٹ کلکٹر نے دوبارہ درجہ بندی کو برقرار رکھا اور تفریق ڈیوٹی کے مطالبات کی تصدیق کی۔ ٹریبونل نے ان مطالبات کو کالعدم قرار دیتے ہوئے کہا کہ نظر ثانی شدہ تخمینہ کاری کو صرف شوکاز نوٹس کی تاریخ سے ممکنہ طور پر اثر انداز کیا جا سکتا ہے؛ منظور شدہ درجہ بندی کی فہرستوں کے تحت کیے گئے پہلے ہٹانے کے حوالے سے نہیں۔ لہذا موجودہ اپیل جسے آئینی بنچ کو بھیج دیا گیا ہے کیونکہ اس معاملے پر تین ججوں کی بنچ کے دو متضاد فیصلے شامل ہیں۔

ریونیو کی جانب سے یہ دعوی کیا گیا کہ قاعدہ 10 کی وجہ سے این ای ایس دھاگے کی دوبارہ درجہ بندی پچھلی تاریخ سے کام کرے گی اور

اس لیے ٹیکس تشخیص الیہ ترمیم شدہ درجہ بندی کی فہرست کی بنیاد پر اس مدت کے لیے محصول ڈیوٹی ادا کرنے کا ذمہ دار ہے جو اس تاریخ سے چھ ماہ قبل شروع ہوئی تھی جس پر دوبارہ درجہ بندی کی گئی تھی۔

اپیل مسترد کرتے ہوئے عدالت نے

منعقد 1.1: منظور شدہ درجہ بندی کی فہرست کی بنیاد پر محصول ڈیوٹی کا محصول ایک مختصر محصول نہیں ہے اور تفریق ڈیوٹی کی وصولی نہیں کی جاسکتی۔ اس طرح، سنٹرل ایکسائز قواعد، 1944 کا قاعدہ 10، جس میں کم لگائی گئی رقم کی وصولی اور درجہ بندی کی فہرستوں سے نمٹنا یا منظور شدہ درجہ بندی کی فہرستوں کو دوبارہ کھولنا شامل نہیں ہے؛ اس کا کوئی اطلاق نہیں ہے۔ [E-190؛B-187]

1.2۔ منظور شدہ درجہ بندی کی فہرست کی بنیاد پر محصول ڈیوٹی کا محصول صحیح محصول ہے، کم از کم اس وقت تک جب تک کہ وجہ بتاؤ نوٹس جاری کر کے منظوری کی درستگی پر سوال نہ اٹھایا جائے۔ یہ تب ہی ہوتا ہے جب منظوری کی درستگی کو چیلنج کیا جاتا ہے کہ منظور شدہ درجہ بندی کی فہرست ایسی نہیں رہتی ہے۔ [D-190]

رینبوانڈسٹریز (پی) لمیٹڈ بنام سنٹرل ایکسائز، وڈودرا کے کلکٹر، [1994] 6 ایس سی سی 563 نے تصدیق کی۔

بلار پور انڈسٹریز لمیٹڈ بنام اسسٹنٹ کلکٹر آف کسٹمز اینڈ سنٹرل ایکسائز اینڈ دیگران [1995] ضمیمہ 3 ایس سی سی 429، کو مسترد کر دیا گیا۔

سنٹرل ایکسائز بنام انڈیا آکسیجن لمیٹڈ (1991) کے کلکٹر 51 ای ایل ٹی اے 36 اور سنٹرل ایکسائز کے کلکٹر، نئی دہلی بنام بھیوانی ٹیکسٹائل ملز، [1996] 88 ای ایل ٹی 639، کا حوالہ دیا گیا ہے۔

دیوانی اپلیٹ دائرہ اختیار فیصلہ 1988: کی دیوانی اپیل نمبر 3304۔

سنٹرل ایکسائز اینڈ گولڈ (کنٹرول) اپیلیٹ ٹریبونل، نئی دہلی کے 1987 کے اے نمبر ای – 2611 کے فیصلے اور حکم سے۔

سی ایس بنا مدیاناتھن، ایڈیشنل سالیسیٹر جنرل، ٹی ایل بنام آئیر، (جوزف بنا ملا پلی)، (اے سی) دلیپ ٹنڈن، شیورام، ٹی اے خان، پی پرمیشورن، اے آر مادھوراؤ، کوٹی سرینیواس، ترون گلتی، بنام بالاچندرن، اور (بنام سریدھرن)، (اے جی) حاضر پارٹیوں کے لیے۔

عدالت کا مندرجہ ذیل فیصلہ/حکم دیا گیا:

بھاروچھا، جسٹس۔ یہ اپیل اس وجہ سے آئینی بنچ کو ارسال کی گئی ہے کہ اس معاملے پر اس عدالت کے دو متضاد تین جج بنچ کے فیصلے ہیں۔

مختصر طور پر بیان کردہ حقائق یہ ہیں: تشخیص کرنے والا جواب دہندہ این ای ایس سوت تیار کرتا ہے۔ اس نے محصول حکام، اپیل گزاروں کے پاس درجہ بندی کی فہرستیں دائر کی تھیں، جنہیں سنٹرل ایکسائز قواعد، 1944 کے رول 173 بی توضیعات کے تحت منظور کیا گیا تھا۔ منظوری نے این ای ایس سوت کو پرانے نرخ آئٹم 19-I(2)(a)(2)(e) کے تحت درجہ بند کیا۔ 28 ستمبر 1977 کو محصول حکام کی طرف سے ٹیکس تشخیص الیہ کو فروری 1977 سے مئی 1977 کی مدت کے لیے تخمینہ کاری کو دوبارہ کھولنے کا نوٹس جاری کیا گیا۔ ایسا کرنے کی وجہ یہ تھی کہ این ای ایس سوت کو پرانے نرخ آئٹم 19-I(2)(F) کے تحت صحیح طریقے سے درجہ بند کیا جانا چاہیے تھا۔ تفریق ڈیوٹی کا مطالبہ کیا گیا۔ ایکسائز حکام کی طرف سے 18 نومبر 1977 کو یکم جون 1977 سے 17 جون 1977 کی مدت کے لیے ٹیکس تشخیص الیہ کو دوسرا وجہ بتاؤ نوٹس جاری کیا گیا تھا۔ اسی وجہ سے اس مدت کے لیے تخمینہ کاری کو دوبارہ کھولنے کی کوشش کی گئی تھی۔ ایک بار پھر تفریقی ڈیوٹی کا مطالبہ کیا گیا۔ ان شوکاز نوٹسوں میں 28 فروری 1978 اور یکم اپریل 1978 کے کوریجینڈا کے ذریعے ترمیم کی گئی تھی۔ ٹیکس تشخیص الیہ نے 24 مئی 1978 کو وجہ بتاؤ نوٹس کا جواب دیا۔ اس نے دعوی کیا کہ این ای ایس دھاگے کی گنتی قابل تعین تھی اور اس کی صحیح درجہ بندی کی گئی تھی۔ اس نے یہ بھی دعوی کیا کہ منظور شدہ درجہ بندی کی فہرستوں کو دوبارہ نہیں کھولا جا سکتا اور اس لیے تفریقی ڈیوٹی کے مطالبات کو نافذ نہیں کیا جا سکتا۔ اسسٹنٹ کلکٹر نے ٹیکس تشخیص الیہ کی اس دلیل کو برقرار رکھا کہ ڈیوٹی کی ذمہ داری کا تعین ایک منظور شدہ درجہ بندی کی فہرست کی بنیاد پر کیا گیا ہے، ڈیوٹی کے مختصر لیوی کا سوال پیدا نہیں ہوتا ہے۔ اپیلٹ کلکٹر نے محصول حکام کی اپیل کی اجازت دی، این ای ایس سوت کی دوبارہ درجہ بندی کی اور تفریق ڈیوٹی کے مطالبات کی تصدیق کی۔ ٹیکس تشخیص الیہ نے اپیل میں ٹریبونل سے رجوع کیا۔ ٹریبونل نے فیصلہ دیا کہ نظر ثانی شدہ تخمینہ کاری کو صرف وجہ بتاؤ نوٹس کی تاریخ سے ممکنہ طور پر موثر بنایا جا سکتا ہے نہ کہ منظور شدہ درجہ بندی کی فہرستوں کے تحت پہلے ہٹائے جانے کے حوالے سے۔ اس کے مطابق، مطالبات کو مسترد کر دیا گیا۔

محصول حکام ٹریبونل کے حکم کے خلاف اپیل کر رہے ہیں۔ جب معاملہ دو اور پھر تین ججوں کی بنچ کے سامنے تھا تو ٹیکس تشخیص الیہ اس مرحلے پر پیش نہیں ہوا تھا۔ امیکس عدالتی معاون کیا گیا تھا، اور ہماری مدد کرنے پر ہم ان کے مشکور ہیں۔

سنٹرل ایکسائز قواعد کا قاعدہ 10، جیسا کہ یہ متعلقہ وقت پر پڑھا جاتا ہے اور جہاں تک یہ ہمارے مقاصد کے لیے متعلقہ ہے، بیان کیا گیا ہے:

"10۔ڈیوٹی کی وصولی جو عائد نہیں کی گئی یا ادا نہیں کی گئی، یا مختصر طور پر عائد کی گئی یا مکمل طور پر ادا نہیں کی گئی یا غلطی سے واپسی کی گئی۔–(1) جہاں کوئی ڈیوٹی عائد نہیں کی گئی ہے یا ادا نہیں کی گئی ہے یا شارٹ لیوا یا غلطی سے واپسی کی گئی ہے یا کسی ڈیوٹی مشخصہ مکمل طور پر ادا نہیں کیا گیا ہے، مناسب افسر، متعلقہ تاریخ سے چھ ماہ کے اندر، اس ڈیوٹی کے ساتھ ذمہ دار شخص کو نوٹس دے سکتا ہے جو عائد نہیں کیا گیا ہے یا ادا نہیں کیا گیا ہے، یا جو شارٹ لیوا کیا گیا ہے، یا جس کو رقم واپسی غلطی سے کی گئی ہے، یا جس کی مکمل ادائیگی نہیں کی گئی ہے، اس سے اس کی وجہ ظاہر کرنے کی ضرورت ہوتی ہے کہ اسے نوٹس میں بیان کردہ رقم کیوں ادا نہیں کرنی چاہیے۔

مذکورہ بالا کی فقرہ چھ ماہ کی مدت کو بڑھا کر پانچ سال کر دیتی ہے جہاں ٹیکس تشخیص الیہ کی طرف سے دھوکہ دہی یا اس طرح کی کوئی چیز ہوئی

ہو۔

قاعدہ 173بی سنٹرل ایکسائز رولز کے باب میں آتا ہے جو خود ہٹانے کے طریقہ کار سے متعلق ہے۔اس کے لیے ایک ٹیکس تشخیص الیہ کی ضرورت ہوتی ہے کہ وہ سامان کی فہرست کی منظوری کے لیے مناسب ایکسائز آفیسر کے سامنے فائل کرے جسے وہ صاف کرنے کی تجویز کرتا ہے۔اس فہرست میں اس کے ذریعہ تیار کردہ یا تیار کردہ سامان، وہ سامان جسے وہ ہٹانا چاہتا ہے اور پہلے سے جمع شدہ یا ممکنہ طور پر اس کے مال خانہ میں ڈیوٹی کی ادائیگی کے بغیر جمع کیے جانے والے ایکسائز ایبل سامان کی تفصیل، اور نرخ اندراج کی نشاندہی کرنا ضروری ہے جس کے تحت وہ سامان جسے وہ ہٹانا چاہتا ہے، اس پر قابل رہائش ڈیوٹی کی شرح اور ایسی دیگر تفصیلات جن کی ضرورت ہو۔ذیلی قاعدہ (2) اس طرح پڑھتا ہے :

"(2) مناسب افسر، اس طرح کی تفتیش کے بعد جو وہ مناسب سمجھے، اس طرح کی ترمیم کے ساتھ فہرست کی منظوری دے گا جو ضروری سمجھی جائے اور منظور شدہ فہرست کی ایک کاپی ٹیکس تشخیص الیہ کو واپس کرے گا جو، جب تک کہ مناسب افسر کی طرف سے دوسری صورت میں ہدایت نہ کی جائے، اس طرح کی فہرست کے مطابق ہٹائے جانے والے سامان پر قابل ادائیگی ڈیوٹی کا تعین کرے گا۔

ڈیوٹی کی منظور شدہ شرح کے بارے میں تنازعہ کا التزام شق (3) میں کیا گیا ہے۔شق (4) کسی بھی ایسی تبدیلی سے متعلق ہے جو منظور شدہ فہرست میں ضروری ہو سکتی ہے۔ذیلی قاعدہ (5) کو تفصیل سے بیان کرنے کی ضرورت ہے۔

"(5) جب ڈیوٹی کی شرح کے بارے میں تنازعہ کو حتمی شکل دے دی گئی ہو یا ڈیوٹی کی شرح یا شرحوں کو متاثر کرنے والی کسی اور وجہ سے ڈیوٹی کی شرح یا شرحوں میں ترمیم ضروری ہو تو مناسب افسر اس طرح کی ترمیم کرے گا اور اسی کے مطابق ٹیکس تشخیص الیہ کو مطلع کرے گا۔

فاضل ایڈیشنل سالیسیٹر جنرل کا یہ عرض ہے کہ ٹریبونل اس خیال میں غلطی پر تھا کہ اس نے یہ لیا؛ کہ قاعدہ 10 کی وجہ سے، این ای ایس دھاگے کی دوبارہ درجہ بندی پچھلی تاریخ سے کام کرے گی اور اس لیے، ٹیکس تشخیص الیہ ترمیم شدہ درجہ بندی کی فہرست کی بنیاد پر اس مدت کے لیے ایکسائز ڈیوٹی ادا کرنے کا ذمہ دار تھا جو اس تاریخ سے چھ ماہ قبل شروع ہوئی تھی جس پر دوبارہ درجہ بندی کی گئی تھی۔

محصول حکام کے معاملے کی حمایت میں بلار پور انڈسٹریز لمیٹڈ بنام اسسٹنٹ کلکٹر آف کسٹمز اینڈ سنٹرل ایکسائز اینڈ دیگران [1995] ضمیمہ 3ایس سی سی 429 میں اس عدالت کا فیصلہ ہے۔چونکہ یہ دو فاضل ججوں کی بنچ کے فیصلے کا حوالہ دیتا ہے جس نے اس کے برعکس نظریہ اختیار کیا، اس لیے ہم سمجھتے ہیں کہ پہلے اس کا حوالہ دینا مناسب ہے۔

رینبو انڈسٹریز (پی) لمیٹڈ بنام سنٹرل ایکسائز، وڈودرا کے کلکٹر، [1994] 6ایس سی سی 563 میں اپیل کنندہ ڈائیسٹف کا صنعت کار تھا۔انہوں نے سنٹرل ایکسائز قواعد کے قاعدہ 173 سی کے مطابق قیمتوں کی فہرست دائر کی تھی جسے محصول حکام نے یکم اکتوبر 1975 سے منظور کیا تھا۔اس کے تقریباً ایک سال بعد، اسسٹنٹ کلکٹر نے ایک نوٹس جاری کیا جس میں اپیل کنندہ سے مطالبہ کیا گیا کہ وہ اس کی وجہ بتائے کہ خالص قابل تشخیص قیمت پر نظر ثانی کیوں نہیں کی جانی چاہیے اور تفریق ڈیوٹی کی وصولی کیوں نہیں کی جانی چاہیے۔اپیل

کنندہ نے وجہ بتاؤ نوٹس کا جواب دیا لیکن ٹریبونل کے مرحلے تک اس کے دلائل کو قبول نہیں کیا گیا۔ٹریبونل کے حکم کو اس عدالت کے سامنے چیلنج کرتے ہوئے یہ دعوی کیا گیا کہ اپیل کنندہ کی طرف سے پیش کردہ قیمت کی فہرست کو قبول کرنے اور اس پر عمل کرنے کے بعد،محصول حکام کو اسے چیلنج کرنے سے روک دیا گیا تھا اور اس لیے یہ دعوی کرنے سے کہ اپیل کنندہ تفریق ڈیوٹی ادا کرنے کا ذمہ دار تھا۔اس عدالت کے دو معروف ججوں کے بنچ نے کہا :

"ایک بار جب محکمہ قیمتوں کی فہرست کو قبول کر لے،اس پر عمل کرے اور محکمہ کے علم سے سامان کو صاف کر دے،تو قانون یا عدالتی اعلان میں کسی ترمیم کی عدم موجودگی میں،محکمہ کی جانب سے شوکاز نوٹس جاری کرنے کی تاریخ سے دوبارہ درجہ بندی نافذ العمل ہونی چاہیے۔اس کی وجہ محکمہ کے علم کے ساتھ کلیئرنس ہے اور ڈیوٹی کی ادائیگی سے بچنے کا کوئی ارادہ نہیں ہے۔"

تین فاضل ججوں کی بنچ کے ذریعے بلار پور انڈسٹریز (اوپر دیے گئے) کے معاملے میں،رینبو انڈسٹریز کے فیصلے کے مشاہدات اس معاملے کے حقائق تک محدود تھے۔بنچ نے قاعدہ 10 پر انحصار کیا اور کہا کہ اس شق کے ساتھ ساتھ دفعہ 11اے کے سادہ مطالعے پر، وجہ بتاؤ نوٹس" جو متعلقہ شق کے تحت مقرر کردہ وقت کی حد کے اندر جاری کیا جا سکتا ہے،صرف وجہ بتاؤ نوٹس جاری کرنے سے پہلے کی مدت کے لیے محصول ڈیوٹی کے سلسلے میں ہو سکتا ہے۔نوٹس کے بعد کی مدت کے لیے وجہ بتاؤ نوٹس جاری کرنے کی کوئی وجہ نہیں ہو سکتی کیونکہ اس صورت میں ہمیشہ ضروری اصلاحی کارروائی کی جا سکتی ہے۔لیکن قاعدہ 10 جس سے ہمارا تعلق ہے اور ساتھ ہی دفعہ 11–اے جس کا رینبو انڈسٹریز کے معاملے میں حوالہ دیا گیا ہے،شوکاز نوٹس جو مذکورہ توضیعات مقرر کردہ وقت کے اندر جاری کیا جانا چاہیے،اس سے پہلے کی مدت سے متعلق ہونا چاہیے کیونکہ وجہ بتاؤ نوٹس کا مقصد ڈیوٹی یا شارٹ لیوڈ چارجز وغیرہ کی وصولی ہے۔اس لیے ہمیں اس دلیل کو قبول کرنا مشکل لگتا ہے کہ رینبو انڈسٹریز میں فیصلے کا تناسب یہ ہے کہ دفعہ 11–اے کے تحت ماضی کے واجبات کا مطالبہ نہیں کیا جا سکتا۔اس لیے ہمیں اس دلیل کو مسترد کرنا چاہیے۔"

آرڈر آف ریفرنس میں کلکٹر آف سنٹرل ایکسائز بنام انڈین آکسیجن لمیٹڈ (1991) 51ای ایل ٹی اے 36 میں تین فاضل ججوں کی بنچ کے فیصلے کا حوالہ دیا گیا ہے۔اس مختصر حکم سے ٹریبونل کے فیصلے کے خلاف محصول حکام کی اپیل کو مسترد کر دیا گیا کیونکہ بنچ کی رائے تھی کہ ٹریبونل کا فیصلہ اس فیصلے میں بیان کردہ حقائق اور حالات میں درست تھا۔اس فیصلے(1990) 47ای ایل ٹی 449 میں کہا گیا ہے کہ دوبارہ درجہ بندی صرف مصنوعات کی دوبارہ درجہ بندی کرنے کے لیے وجہ بتاؤ نوٹس کی تاریخوں سے نافذ ہو سکتی ہے۔اس میں منظوری کے ساتھ ٹریبونل(1985 (22)ای ایل ٹی 487) کے اسی اثر کے پہلے فیصلے کا حوالہ دیا گیا ہے۔

تکمیل کے مقاصد کے لیے،اس عدالت کے دو ججوں کی بنچ کے فیصلے کا بھی حوالہ دیا جانا چاہیے(جس میں ہم میں سے ایک،ایس پی بھروچا، جسٹس فریق تھے)۔یہ فیصلہ کلکٹر سنٹرل ایکسائز،نئی دہلی بنام بھیوانی ٹیکسٹائل ملز،(1996) 88ای ایل ٹی 639 میں لیا گیا ہے۔اس عدالت نے فیصلہ دیا کہ جب تک درجہ بندی میں ترمیم کی تجویز پیش نہیں کی جاتی،تب تک پہلے کی درجہ بندی کام کرے گی۔

قاعدہ 173بی درجہ بندی کی فہرستوں سے متعلق ہے۔یہ محصول کے مناسب افسر کو اس بات کا حق دیتا ہے کہ وہ اس پر اس طرح کی تحقیقات کرے جو وہ مناسب سمجھے اور اسے اس کے بعد ہی فہرست کی منظوری دینے کا مطالبہ کرتا ہے،اور اس میں ایسی ترامیم کے ساتھ جو

ضروری سمجھی جائیں۔ٹیکس تشخیص الیہ کو اس محصول ڈیوٹی کا تعین کرنا چاہیے جو اس کی طرف سے اس سامان پر قابل ادائیگی ہے جسے وہ منظور شدہ درجہ بندی کی فہرست کے مطابق ہٹانا چاہتا ہے۔ذیلی قاعدہ (5) منظور شدہ درجہ بندی کی فہرست میں ترمیم فراہم کرتا ہے۔

قاعدہ 10 ان محصولات کی وصولی کے لیے ایک التزام ہے جو مکمل یا جزوی طور پر عائد یا ادا نہیں کیے گئے ہیں۔جہاں تک ہمارے مقاصد کے لیے متعلقہ ہے، اس میں یہ التزام کیا گیا ہے کہ جہاں کسی ڈیوٹی کو شارٹ لیوا کیا گیا ہے، وہاں ایکسائز افسر، متعلقہ تاریخ سے چھ ماہ کے اندر، ٹیکس تشخیص الیہ کو نوٹس دے سکتا ہے جس میں اس سے مطالبہ کیا جائے کہ وہ اس وجہ کو ظاہر کرے کہ اسے وہ رقم کیوں ادا نہیں کرنی چاہیے جو شارٹ لیوا کی گئی تھی۔قاعدہ 10 درجہ بندی کی فہرستوں سے متعلق نہیں ہے یا منظور شدہ درجہ بندی کی فہرستوں کو دوبارہ کھولنے سے متعلق نہیں ہے۔یہ خصوصی طور پر قاعدہ 173 بی کے ذریعے فراہم کیا گیا ہے۔

منظور شدہ درجہ بندی کی فہرست کی بنیاد پر محصول ڈیوٹی کا لیوی صحیح لیوی ہے، کم از کم اس وقت تک جب تک کہ تشخیص تشخیص الیہ کو وجہ بتاؤ نوٹس جاری کر کے منظوری کی درستگی پر سوال نہ اٹھایا جائے۔یہ تب ہی ہوتا ہے جب منظوری کی درستگی کو چیلنج کیا جاتا ہے کہ منظور شدہ درجہ بندی کی فہرست ایسی نہیں رہتی ہے۔

منظور شدہ درجہ بندی کی فہرست کی بنیاد پر محصول ڈیوٹی کا لیوی کوئی مختصر لیوی نہیں ہے۔تفریقی ڈیوٹی اس بنیاد پر وصول نہیں کی جا سکتی کہ یہ ایک مختصر محصول ہے۔اس کے بعد قاعدہ 10 کا کوئی اطلاق نہیں ہوتا۔

اس لیے ہماری رائے ہے کہ بلار پور انڈسٹریز کا فیصلہ، جس نے قاعدہ 173 بی کا اشتہار نہیں دیا، قانون کو درست طریقے سے مرتب نہیں کرتا اور اسے مسترد کر دیا جاتا ہے۔دوسری طرف رینبو انڈسٹریز کا فیصلہ قانون کو درست طریقے سے بیان کرتا ہے۔اسے منظور شدہ قیمتوں کی فہرستوں سے متعلق قاعدہ 173 سی کے تناظر میں پیش کیا گیا تھا اور قاعدہ 173 سی اور 173 بی توضیعات مماثل ہیں۔

ہمیں مطلع کیا جاتا ہے کہ 1995 یا اس کے بعد سے قانون کی حیثیت بدل گئی ہے۔ہم نے ان تبدیل شدہ توضیعات غور نہیں کیا ہے۔اس فیصلے میں جو کچھ بھی ہم نے کہا ہے وہ حقیقت میں اس پر لاگو نہیں ہوگا۔

اپیل مسترد کر دی جاتی ہے۔اس حقیقت کو مدنظر رکھتے ہوئے کہ ٹیکس تشخیص الیہ حاضر نہیں ہوتا ہے، اخراجات کے حوالے سے کوئی حکم نہیں ہوگا۔

ایس وی کے

اپیل مسترد کر دی گئی۔

Javeed Ahmed Geelani
2024.10.09 16:57
I am the author of this document